یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(غالب)

امریکہ مسلمانوں کے حق میں سورۃ النصر کی نوید نہیں بلکہ سورۃ الرعد کا تسلسل ہے۔

تاریخ سے منہ موڑے رکھنے کے المیوں میں یہ المیہ بھی شامل ہے کہ ہم امریکہ کو فاتحین اندلس کی باقیات کے حوالے سے دیکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ ہسپانیہ میں جن ہاتھوں نے تیس لاکھ مسلمانوں کو بپتسما عیسائیت کے نام پر قتل کیا تھا اب وہی ہاتھ بپتسما جمہوریت کے نام پر کئی تیس لاکھ مسلمانوں کے خون ناحق سے رنگے ہیں۔ بپتسما عیسائیت سے بپتسما جمہوریت تک ہم ایک ہی نظریے' ایک ہی عفریت اور ایک ہی ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں۔ بپتسما اول (عیسائیت) سن **1502** سے بپتسما ثانی (جمہوریت) سن **2006** تک ہمارا قاتل ایک ہی رہا ہے۔ ہوئے تم دوست جس کے' اسی دستِ سفاک کی تلاش کا سفر ہے۔

اگر ہم ملکہ ازا بیلا سے شروع ہونے والی اسلام دشمنی اور عیسائی انتہا پسندی کو امریکی حکومتوں تک پھیل جانے والی اسلام دشمنی کے پس منظر میں پرکھیں تو اس میں 'ناں' والی کوئی بات نہیں اس طرف ہاں ہی ہاں ہے یکسانیت ہی یکسانیت' مماثلت ہی مماثلت۔ اسی طرح جب ہم سقوط غرناطہ کے موقع پر مسلمان اور عیسائی حکمرانوں کے درمیان خفیہ عہد و پیمان' صدقے واری اور کیفیت یک جان دو قالب کا موجودہ مسلمان حکمرانوں اور امریکی حکمرانوں کے بیچ یک جہتی' بھائی چارے اور خفیہ ایجنڈے سے موازنہ کرتے ہیں تو ادھر سے بھی ہمارا سر کاٹنے پر۔۔۔ جناب آہستہ آہستہ کا پیغام بھیجا جاتا ہے۔

ہم جن کے ساتھ ہیں وہ ہم سے اس ساتھ کی قیمت لگائے بیٹھے ہیں اور اس ساتھ میں ہم جن کے خلاف ہو گئے ہیں وہ ہم سے مخالفت کا معاوضہ مانگتے ہیں۔ تاریخ کہتی ہے کہ ہمیں ہر دونوں کو یہ ادائیگی سروں کی جنس میں کرنا ہوگی۔ عند الطلب فصل سر کٹے گی تو یہ ادا ہوگی اور قرائن کہتے ہیں کہ بالآخر یہ آخری جنگ اسی سرزمین پاک میں تمام ہوگی جو ایک اور سقوط سے پہلے سقیم کے منطقی مدارج میں سرگرداں ہے۔ آل ازا بیلا اور اولادِ فرڈی ننینڈ کا اسلام دشمنی میں راسخ ہونا عین فطری' تاریخی' روایتی اور منطقی طرز عمل ہے۔ اسی طرز عمل کی کھوج ہمیں پانچ صدیاں پیچھے دو جنوری **1492** کی صبح تک لے گئی جہاں سقوط غرناطہ کا المیہ وقوع پذیر ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر حقی حق

قریب پانچ صدیوں بعد ہمیں ایک اور امیر عبداللہ مل گئے۔ مشرقی پاکستان میں امیر عبداللہ خان نیازی کے پاس بھی اسلامی سپاہ تو وافر تھی لیکن ان کی شجاعت، تقویٰ اور غیرت ایمانی بھی اپنے نام کی طرح امیر ابوعبداللہ فرماں رواغرناطہ کے ہم پلہ ہی نکلی انہوں نے نوے ہزار سے زیادہ لشکریوں کے ہونے کے باوجود ابوعبداللہ کی یاد تازہ اور سقوط غرناطہ کے زخم ہرے کر دیئے۔

بے چارگی کا یہ عالم تھا کہ شرعی ریش سے آراستہ چہرے آہ وفغاں کرتے، روتے، سسکیاں بھرتے، آنسوؤں سے تر بتر بھیگی داڑھیوں سمیت غرناطہ کے بازاروں میں داڑھیاں کٹوانے کے انتظار میں قطار اندر قطار کھڑے رہتے۔ بالآخر ذلت، رسوائی، بے چارگی اور خون خرابے پر تباہی و بربادی مسلط ہو گئی جو مسلمان عیسائی ہو گئے تھے انہیں عیسائی کہہ کر مارا گیا کہ یہ تو ہمارے عیسائی بھائی بند ہیں۔ ان کے قتل پر آپ کو اعتراض کیوں اور واویلا کیا؟ جنہوں نے استقامت دکھائی اور اپنے دین سے دست بردار نہ ہوئے انہیں دشمن کہہ کر مارا گیا۔ مسلمانوں پر ایسا کڑا وقت پڑا تھا کہ وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں تھے۔

آج بھی مسلمانوں پر ایسا کڑا وقت پڑا ہے کہ وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہیں۔

سقوط اندلس اسلام پر عیسائیت کی، رواداری پر نسلی امتیاز کی اور فراخدلی پر تنگ نظری کی ایک ہزار سال میں یہ پہلی فتح تھی سو اپنی خون آشامی میں بدترین اور نتائج میں ہولناک تھی۔ سقوط اندلس کے نتیجے میں مسلمان جس ابتلاء آزمائش، المیے اور ہزیمت سے دوچار ہوئے اس کا نوحہ لکھتے ہوئے ابوالبقاء الرندی نے اسے قیامت کی چال باندھا۔ رندی خوش فکر اور خوش نوا شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ خوش وقت بھی ثابت ہوئے کہ وہ مزید مسلمان ریاستوں، فلسطین، کشمیر، مشرقی پاکستان، افغانستان اور عراق میں مسلم امہ کا المیہ اور زبوں حالی دیکھنے سے محفوظ رہے۔ سقوط اندلس، شاعر آزردہ اظہار کے نزدیک قیامت کی چال کے مانند تھا تو جانے چیچنیا، کشمیر، افغانستان اور عراق میں مسلمانوں کی موجودہ ابتری کو وہ کسی آفت سے منسوب کرتے:

یہ مصیبت تو قیامت کی چال کے مانند
ایسی شدید اور گہری ہے جس کے سامنے
اور تمام مشکلات ماند پڑ جاتی ہیں

بپتسما اوّل (عیسائیت) 1502

بحکم ملکہ ازابیلا عیسائی ہو جاؤ یا سپین سے جاؤ

غرناطہ کے میسر فلپے بگارنی کی زیر نگرانی باپردہ مسلم خواتین کو 1502
میں عیسائیت کا بپتسما دیا جا رہا ہے

بپتسما ثانی (جمہوریت) 2003ء

تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف ہو

بحکم جارج ڈبلیو بش

2003ء: عراق میں مسلمانوں کو جمہوریت کا بپتسما دیا جا رہا ہے۔

بپتسما نسوانی حقوق و روشن خیالی 2004ء

افغانستان میں مسلم خواتین کو جنہیں چشم فلک نے کبھی بے پردا نہیں دیکھا ہوگا، نسوانی حقوق، روشن خیالی اور امریکی جمہوریت سے متعارف کرایا جارہا ہے۔

سقوطِ غرناطہ: والیٔ غرناطہ امیر ابو عبداللہ (بابِ دِل) ملکہ ازابیلا اور بادشاہ فرڈی نینڈ کو قصرِ الحمراء کی چابیاں پیش کر رہے ہیں۔ (آرٹسٹ: الیف پاڈیلا)

16 دسمبر 1971: جنرل امیر عبداللہ خاں نیازی، دستاویز سقوط مشرقی پاکستان پر دستخط کر رہے ہیں